مطبوعات

سرگزشت غزالیؒ تالیف مولانا محمد حنیف صاحب ندوی۔ شائع کردہ: ادارۂ ثقافتِ اسلامیہ، کلب روڈ، لاہور۔ صفحات ۱۸۸۔ قیمت تین روپے۔

زیرِ تبصرہ کتاب سرگزشتِ غزالی امام غزالی رحمہ اللہ تعالیٰ کی مشہور تصنیف المُنقِذ من الضلال کا نہایت شُستہ ترجمہ ہے۔ اس میں امام صاحبؒ نے اپنی اُن ذہنی کیفیات اور قلبی واردات کو بیان کیا ہے جو ایک طالبِ حق کو بالعموم ابتدائی منازل میں پیش آتی ہیں۔ چنانچہ جس وقت سب سے پہلے اُن کے ذہن کے اندر ایک طوفان پیدا ہوا تو انہوں نے شان و شوکت کی زندگی کو خیرباد کہا۔ پھر تقلیدی عقائد کے متعلق کچھ شکوک و شبہات کے کانٹے چبھنے لگے اور خیال ہوا کہ ایمان کامل شعور کے ساتھ ہونا چاہیے اور وہ بھی اس حد تک پختہ کہ اس کے اندر شک و شبہ کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔ اس کے لیے انہوں نے فلسفہ اور منطق کی بھی خاک چھانی مگر یہاں سے بھی انہیں ناکام لوٹنا پڑا اور بالآخر انہوں نے تصوف کی آغوش میں پناہ لی اور یہیں سے انہیں ذہنی سکون اور طمانیتِ قلب کی دولت فراہم ہوئی۔ یہ کتاب دراصل فلسفہ سے تصوف کی طرف سفر کی رُوداد ہے اور اسی ضمن میں دوسرے بہت سے مسائل بھی سامنے آگئے ہیں۔

امام غزالیؒ کی اس فاضلانہ تصنیف پر مولانا محمد حنیف صاحب ندوی نے جو مبسوط مقدمہ لکھا ہے اس نے اس کتاب کی افادیت کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس میں مولانا نے اس کتاب کی تقریب و تعارف کا حق ادا کر دیا ہے۔ اندازِ بیان بڑا موثر اور فکرانگیز ہے اور اس کے مطالعہ سے اُن کے تبحرِ علمی کا اندازہ ہوتا ہے۔ کتاب کے موضوعات اگرچہ نہایت ثقیل ہیں لیکن جس دل نشین پیرایے میں انہیں بیان کیا گیا ہے اُس سے کہیں بھی اکتاہٹ پیدا کرنے والی ثقاہت اور سنگینی پیدا نہیں ہونے پاتی۔